ع نہو اس سے مایوس امید وار ✦ نظم

گہ بہ دم اژدہ میکنم جاے	گہ بر گل و لالہ مے نہم پاے
...سان و امیدوار می باش	پیوستہ درین دو کار میباش
زادرہ معرفت ہمین است	حاصل ز بہشت و دوزخ نیست

(دیگر) پاک باطنون کو ناپاکی ظاہری سے کیا کام اور پاکان ظاہر کو ناپاکی باطن سے زیادہ حاجت ہی نظم

بشستی دست و پا و دل نہ شستی	کدورتہاے آب و گل نہ شستی
دل از ناپاکی باطن چو پاک ست	اگر ناپاک شد دستت چہ باک است

(دیگر) تواضع بمعنی فروتنی ہی اور وہ تین قسم پر ہی - تواضع خداے تعالی کی - تواضع اسکے دین کی - تواضع اسکے دوستون کی - تواضع خدا تعالی کی یہ ہی کہ اسکے حکم سے سرمو تجاوز نہ کرے اور ہمیشہ اسکی یاد مین مشغول رہے - تواضع اسکے دین کی یہ ہی کہ اسکے مصالح امر و نہی مین اپنی عقل کو دخل نہ دے - اور حق اپنے دشمنون کا ضائع نہ کرے - اور تواضع اسکے دوستون کی یہ ہی کہ قدر انکی اپنی قدر پر مقدم سمجھے اور انکے حق مین گمان فاسد نہ کرے ﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا﴾

(دیگر) ...کام کا مغفرت پر ہی اور محض امید معصیت پر - جبکہ فرمان الہی کی اطاعت

---

۱ ...بندگان خدا ایسے ہین جو چلتے ہین زمین پر آہستگی سے

اِس خواہش سے تراشین کہ اُسکو کسی خزانے پر رکھدین احیاناً اگر اُسکو خزانے پرسے اُٹھاکر پھینکدین تو وہ ہرگز وصول گنج سے خوش اور اُسکے گم ہونے سے مغموم نہین ہوتا ہی اسکو کمال مرتبہ تسلیم کہتے ہین۔ پس بڑے شرم کی جگہ ہی کہ انسان باوجود اِن تمام وسائط و شرائط کے پتھر کی بھی ہمسری نہ کرسکے

	بیت	
چہ گو نہ گویمت ای آدمی کہ انسانی		اگر بحسن عبادت بسنگ ہم نرسی

ردیگر) نماز گذار کو شراب خوار پر نظر حقارت سے نہ دیکھنا چاہیے اسلیے کہ قبولیت اللہ جل شانہ کی ظاہر شرط نہین ہی۔ اور اُسکو گناہ کے ساتھ مناسبت ذہنا لازم نہین ہی آیۂ کریمہ عَبَسَ وَتَوَلّٰی اَنْ جَاءَهُ الْاَعْمٰی

	بیت	
من نمیدانم رضاے دوست را		آنکہ می بینیم چہ درم و پوست را

خداے تعالے کا خوف موجب کشایش باطن اور باعث بخشایش کا ہی۔ آیۂ کریمہ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی اور امیدواری سبب رستگاری اور دوا بیماری کی ہی۔ آیۂ کریمہ وَلَا تَقْنَطُوْا

لہ ترش رو ہوا اور منھ پھیر لیا اس بات پر کہ آیا اُسکے پاس اندھا ۱۲

لہ اور لیکن جو شخص کہ ڈرا اپنے پروردگار کے مقام سے اور روکا نفس کو خ... ۔

پس تحقیق کہ بہشت ہی جاے قرار اُسکی ۱۲ لہ نا امید نہو رحمت خدا سے ۱۲

گر رفت کا بدلا کوئی ممکن نہین مثنوی

چشم کشا و نگر احوال خویش	خواب گران اجل آید بہ پیش
روز تو در فکر طعام و شراب	شب ہمہ در خواب روو چون دواب
بر سر رہ خفتی و ا بار شد سے	قافلہ چون رفت تو گمرہ شدی
قافلہ رفت و تو بخوابے ہنوز	بیخودے و مست شرابی ہنوز

(دیگر) صاحبان رضا اگر اپنے نیک و بد کی تفتیش نہ کرین تو دوسرون کے احوال سے بھی متعرض نہون۔ آیہ کریمہ (لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی) اور اُسکی تین علامتین ہین۔ خوشنودی حال مین۔ خاموشی زبان سے۔ حفاظت دل کی وسواس سے۔ **نظم**

مارا بچہ حال بندۂ او	باگریۂ او و خندۂ او
مائیم بحال خود گرفتار	مارا چہ بحال دیگران کار

بقول شاعر ہندی سے تجھے رے بیگانی کیا رے پڑی ہی + اپنی آپ نبا وہ لے رسیا من سمجھا لے رے

(دیگر) جو انسان کہ ایک روٹی پر قناعت نہ کرے اور اس باغ کی خزان پر صابر نہو تو اس شخص پر جمادات کو ترجیح دینا بیجا نہین ہی۔ پس انسان کامل وہ ہی کہ جو اوصاف جمادی سے متصف ہو اور شرائط تسلیم کے کما حقہ سمجھے۔ اور مراتب رضا کی سند اس سے حاصل کرنے کیلیے کہ اگر کوئی تم

اے جماد ۱۲ ای جماد ۱۲

انسانی اُسکی امداد سے خصائل بہیمی اور حیوانی سے موصوف ہوے اور اکثر صدر نشینان جنت اُسکی مقاربت سے قعر جہنم مین چلے گئے ہین کیا نہین سُنا ہو کہ سلطنت نے فرعون کے سر پر کیا بلا نازل کی اور دولت نے قارون کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ آیۂ کریمہ (فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰاهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا)[1] ۔

(دیگر) نفس انسان کا مثل ایک سرکش اور نادان لڑکے کے ہو جو ہرگز نصیحت اُستاد کی نہین مانتا اور جو کچھ تعلیم پاتا ہو بھول جاتا ہو پس اگر اُستاد اُسکے ساتھ زجر و توبیخ سے پیش آئیگا تو بالضرور تربیت اثر کریگی اور اگر محبت اور شفقت کریگا تو بے بہرہ رہیگا ع جور اُستاد بہ ز مہر پدر (ضَرْبُ الصِّبْیَانِ[2] کَالْمَاءِ فِی الْبُسْتَانِ) رباعی

دل تو بہ نمیکند ز عصیان چہ کنم	پندم نہ شنید طفل نادان چہ کنم
رفعت گویم اگر تو انصاف کنی	تقصیر من ست نام شیطان چہ کنم

بیت

واہ واشاباش ہو بس حضرت انسان کو	کار بد تو خود کرین لعنت کرین شیطان کو

(دیگر) عقلمند کو ایک لحظہ بھی بغیر یاد الٰہی کے گذرنا نادان کے اُس غم سے زیادہ سخت ہو جو لڑکے کی موت سے ہو حالانکہ لڑکے کا نعم البدل ہو سکتا ہو

[1] پس نافرمانی کی فرعون نے پیغمبر کی پس پکڑا ہمنے اُسکو پکڑنا بھاری ۱۲

[2] زدن طفلان برائے تنبیہ و تادیب مثل آب ست در باغ ۱۲

رباعی

ناکردہ گناہ در جہان کیست بگو	آنکس کہ گنہ نکرد چون زیست بگو
من بد کنم و تو بد مکافات کنی	پس فرق میان من و تو چیست بگو

رباعی

دنیا بنگاہ چشم بینا نفسے	رفعت بخدا قسم کہ ارزد قفسے
ہیہات کہ ہر کسی برائے نفسی	ہم در قفسے و ہم بدام ہوسے

(دیگر) انسان جب مسند دولت وحکومت پر متمکن ہو جاتا ہی تو اسباب معاصی کے دروازے اُسپر کشادہ ہوجاتے ہین اور خانہ ظاہر و باطن اُسکا گناہون سے معمور ہوتا ہی ع گر بدولت برسی مست نگردی مردی ٭ ہوشیار وہ شخص ہی جو اُس حالت مین حضرت حق سبحانہ تعالی سے توفیقات حسنہ کی امداد چاہے اور تمام اوقات موت اور قیامت کے خوف سے ڈرتا رہے اور سمجھ لے کہ کسوٹی امتحان کی میرے پیش نظر رکھی گئی ہی اور رعایت کا اختیار مجھے عطا کیا گیا ہی - آیۂ کریمہ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا [1] بلکہ یہ سب بلیات مہلکہ ہین آیۂ کریمہ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ وَاُمْلِي لَهُمْ اِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ [2] اکثر نفوس

---

[1] کدام کس از شما بہترست از روے عمل ۱۲

[2] آہستہ آہستہ کھینچین گے ہم اُنکو اِس طرح سے کہ وے نہین جانتے اور ڈھیل دونگا مین اُنکو تحقیق تدبیر میری مضبوط ہی ۱۲

رباعی

دنیائے دنی کو جو کہ فانی سمجھے — اور قصۂ عمر کو کہانی سمجھے
دریائے حقیقت کو وہی جانے پیر — جو کشتیِ عمر کو روانی سمجھے

ابیات

دیدۂ خود را و دانی کیستی — نیستے و نیستے و نیستی
چون درین رہ آدمی مردانہ باش — شمع روے دوست را پروانہ باش

(دیگر) عقلمند کو اگر دین و دنیا مین کوئی مشکلات درپیش ہو جائین تو اپنے کردار ناشائستہ پر غور و تامل کرے اور اُن مشکلات کو اُسکا بدلہ خیال کرے اور اپنے کو مستحق اس سزا کا تصور کرے اور جانے کہ عدالت حاکم حقیقی کی برحق ہی اور جب یقین کامل ہو جائے تو شرمندہ ہو اور اپنے کو نافرمانی مین اور اُسکو مہربانی مین دیکھے ؎

یارب من اگر بدم سراسر — از نیکی خویشتن تو مگذر

(دیگر) زندگانی ایک دم کی ہی اور دنیا مثل ایک قفس کے ہی۔ نادان کو اس قفس مین دام ہوس کے ہزارہا حلقے نظر آتے ہین اور عاقل کو اس قفس مین دین و دنیا کے کام حاصل ہوتے ہین سلہ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِیْنَ)

سلہ دنیا قیدخانہ ہی مومنون کے لیے اور بہشت ہی کافرون کے لیے ۱۲

(دیگر) عارف جب مقام توحید مین لذت حاصل کرتا ہی تو اسکو بندہ اور بندگی سے مستغنی جانتا ہی طاعت اور معصیت اسکی نظرون مین یکسان ہوتی ہی فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ (یعنی حق تعالی ۱۲) (صاحب کیفیت ۱۲) اور جب اسکے دلمین دریاے محبت جوش زن ہوتا ہی تو شریعت کی رعایت کو مرعی رکھتا ہی کیونکہ دوست کو دوست کی رضامندی مقصود رہتی ہی۔ اسکی نافرمانی باعث خصومت ہی۔ بہرحال رعایت شریعت کی لازم جانے خواہ بندہ ہو خواہ دوست (اسے عارف ۱۲) ۵

ترا چون من ہزاران بندگانند		مرا جز کوے تو راہ دگر نیست

(دیگر) اہل ظاہر آرائش کرتے ہین تاکہ آخرت مین آلائش سے جائین آیۂ کریمہ۔ (اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ) [۲] اور اہل باطن آلائش کرتے ہین تاکہ خانگور مین بہ آسایش آرام پذیر ہون۔ آیۂ کریمہ (اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ) [۳]

	رباعی	
آنرا کہ ہواے وصل دلدار بود		او را بجز او دگر چہ در کار بود
دربارگہے کہ جان ودل بار نیافت		آنجا چہ مجال دلق و دستار بود

(دیگر) جس شخص نے اپنی ہستی موہوم کو معدوم سمجھا اسنے اپنے کو معلوم کیا ایسا کہ پھر معدوم نہوا مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا [۴]

۵۱ تحقیق کہ حق سبحانہ تعالی مستغنی ہی تمام عالم سے ۱۲ ۵۲ تحقیق کہ فاجر لوگ ہر آئینہ دوزخ مین ہین ۱۲ ۵۳ تحقیق کہ نکوکار ہر آئینہ بہشت مین ہین ۱۲ ۵۴ بمیرید قبل از مردن ای ترک کنید معاصی وتحصیل دنیا را قبل از مردن ۱۲

ای شیفتۂ بہار گلزار جہان	غافل چہ نشستۂ از اسرار جہان
از بحر زمانہ موج سیلاب عدم	ہر لحظہ ہمی رسد بدیوار جہان

جسنے کہ اپنے کو پہچانا وہ دوسرے عالم مین پہونچا ایسا کہ اُسکو پھر کسی سنے نہین پایا آیہ کریمہ (وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا) اور تبتل یعنی بازگشت ہونا اور وہ تین طرح پر ہی۔ دوزخ سے بہشت کو۔ اور دُنیا سے آخرت کو۔ اور خودی سے حق تعالی کی جانب۔ جو شخص کہ دوزخ سے بہشت کی خواہش کرتا ہی وہ گویا حرام سے حلال اختیار کرتا ہی اور تمام کامون مین رستگاری چاہتا ہی اور جو شخص کہ دنیا سے آخرت کی خواہش کرتا ہی وہ حرص سے قناعت اختیار کرے اور علائق سے فراغت کی جانب میل کرے اور جو شخص کہ اپنے سے حق تعالے کی خواہش کرتا ہی وہ اپنے کو اُسے تفویض کردے۔ آیہ کریمہ (وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ) بیت

ما کار خویش را بخداوند کارساز	بسپردہ ایم تا کرم او چہا کند

جس شخص نے کہ دنیا سے بازگشت کی وہ صاحب عزم ہوا۔ آیہ کریمہ (فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ)

ف۱ اور منقطع ہو جا اُسکی طرف منقطع ہونے کو ۱۲

ف۲ سپرد کرتا ہون اپنے کام کو طرف خدا کے ۱۲

ف۳ پس صبر کر جیسا کہ صبر کیا صاحبان قصد نے پیغمبرون مین سے ۱۲

دوسروں کے عیب پر اُس شخص کی زبان دراز ہوتی ہی جو اپنے کو بے عیب شمار کرتا ہی اور اپنے کو بے عیب وہی شخص جانتا ہی جو سراسر جہل مرکب ہوتا ہی

مثنوی

دی شب اندر بوستان نوبہار | داشتم پاکیزہ روئے در کنار
در چمن من بودم و دیدار او | فارغ از جور رقیب زشت خو
در چمن من بودم و دلدار بود | لیکہ نرگس بر سرم بیدار بود
گفتم ای نرگس خدارا چشم پوش | تا نہبینی عیب رند بادہ نوش
کی بہ بیباکی کنم بوس و کنار | چون تو باشی پیش من آئینہ دار
گفت ای رغبت مگر دیوانہ | از شعار اہل دل بیگانہ +
ما بہ گلشن جز تماشائی نہیم | چون تو غوغائی و ہرجائی نہیم
مشرب ما مشرب خاموشی ست | در طریق ما گنہ سرگوشی ست
 | خفیہ کلام کسی کا سننا
در چمن ہر نیک و بد را دیدہ ام | از کہ چشم خویشتن پوشیدہ ام
عیب گوئی گر شعار من بدی | ہر خسی این گلشنم دشمن بدے
گرچہ چشم خویشتن واکردہ ام | چون سخن چینی نیم در پردہ ام

(دیگر) آدمی کو جبتک بے ثباتی دنیا کی معلوم نہو وحدت اُسکے چشم یقین سے مستقن نہوگی اور وہ اپنے ارادے کی باگ کوشش بیفائدہ کی جانب سے نہ موڑیگا

دکہ سیاہی بالون سے ع سیاہی زمو رفت واز روئے رفت * افسوس ہے اس شخص کے حال پر کہ جسکے بال سفید ہون مگر دل اسکا سیاہ ہی رہے نظم

بشنو ای پیر مرد کار آگاہ	بایدت کن بحال خویش نگاہ
مو اگر شد ترا چو تار سفید	چہ اگر دل بود چو زاغ سیاہ

بیت

کشفی ہوس گناہ تا چند ترس	داری دل و دیدہ در بند ترس
با موی سپید صحبت لالہ رخان	ای نامہ سیاہ از خداوند ترس

دوستون کو شرمندگی گناہون کی تکلیف دوزخ سوزان کی حرارت سے مراد پیر کا مال ہے[1] زیادہ سخت ہے اور تسلیم و رضا کی حلاوت کوثر جنت الماوی سے زیادہ خیرین ہے دَاَہْلُ الْجَنَّۃِ مَشْغُوْلُوْنَ بِالْجَنَّۃِ وَاَہْلُ النَّارِ مَشْغُوْلُوْنَ بِالنَّارِ وَاَہْلُ اللّٰہِ مَشْغُوْلُوْنَ بِہٖ بیت

ز از برای بہشت ست بندگی ما را	کہ دوستی بود آنجا نہ کار مزدوری

بیت

اگر بخشے نہ رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا	سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے

دردیگر انسان جب اپنے ظاہر و باطن کے عیبون پر نظر غور سے دیکھتا ہے تو اسکی زبان دوسرون کی عیب بینی و سخن چینی سے کوتاہ ہوتی ہے ۔ اور

[1] صاحبان جنت مشغول اند بنعمتہاے جنت و صاحبان دوزخ مبتلا اند بہ آتش و خواہندگان حق متوجہ اند بحق ۱۲

(وما لی کسی سے نہ رکھ) فما تنفعهم شفاعة الشافعين ۵
پس کسی چیز سے فائدہ دیتی ہے انکو شفاعت سفارش کرنیوالونکی ۱۲

یاری مخلوق آید ہیچ کار	سعی کن در یاری پروردگار
آن زمان چون سایہ برگز نبود	دامن ما در نیاہست کی بود

(فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر)

(دیگر) فقیر وہ ہی جو توانگر ہوا اور توانگر وہ ہے جو گدا ہو۔ کہ لقمے کو نہ تاکے پس جو درویش کہ بجز غم نان کے دوسری فکر نہیں رکھتا وہ توانگر ہے اور جو بادشاہ کہ جہان سے خراج لے وہ مثل ایک فقیر دریوزہ گر کے ہے۔ درویش کو غم نان ہے اور بادشاہ کو فکر جہان ۵

توانگری نبود مال دیگران خوردن	نظر بنان گدائی توانگران نکنند

توانگری دو قسم کی ہے (اول) توانگری مال کی۔ اور وہ تین طرح پر ہے۔ جو کچھ کہ اکل حلال سے ہاتھ آئے محنت ہے۔ جو کچھ کہ حرام سے حاصل ہو لعنت ہے۔ اور جو کچھ کہ قدر مایحتاج سے زیادہ ہو عقوبت ہے (دوم) توانگری دل کی اور وہ بھی تین چیزون سے ہے۔ آرزو دنیا کی بہتر چاہے بہشت کی مراد اچھی طلب کرے اور زمین و آسمان سے کوئی دوسری آرامگاہ تلاش کرے ع اُس سرزمین مین جاؤن جہان آسمان نہو + علامت اِنکی ظاہر و باطن مین خوشنودی ہے۔

(دیگر) آدمی ضعیف اُسوقت ہوتا ہے جبکہ سیاہی اُسکے دل سے جاتی رہے

نہ جا سکے اور بھٹکتا نہ پھرے ۵

این ظرف گلی ہنوز خام است	دولت بہ نصیب ہر کدام است
این پردۂ دودمان در دست	این پردہ کسے دردکہ مردست

(دیگر) عوام نے مے کو جنون خیال کیا ہے اور جنون کا یہ نام رکھا ہے سال آنکہ مے وہ ہے کہ قند سرور کو خم دل مین جوش دے۔ (مراد عشق الٰہی ۱۲) تو آب انگور کو سبو چہ گل مین اسکو صاحبدلون کے حلق مین ڈالتے ہین اور اس سے جام بیخبر دون کا لبریز کرتے ہین اسکو ساقی پروردگار مطلوب ہے اور اسکو ساقی گلعذار مرغوب ہے

مثنوی

ای صائم الدہر و قائم اللیل	یک دم بشراب ہم بکن میل
آن بادہ کہ صاف از زلال ست	آن مے کہ بشرع ہم حلال ست (ای عشق الٰہی ۱۲)
آن بادہ کہ بے خمار باشد	آن نشئہ کہ پایدار باشد
آن بادہ کہ درد سر رُبا ید	آن مے کہ بسر نظر کشا ید (مراد کشف ۱۲)
آن مے کہ نباشد از عقاقیر	در شرع نہ حد آن نہ تعزیر
گر جرعۂ زان بکام ریزی (الہام)	در حشر ز گور مست خیزی

(مراد بحرف توحید ۱۲)

(دیگر) ای فرزند عزیز با وصف ان تمام خصوصیتون کے کہ جو مجھ سے تعلق رکھتی ہین اپنے سے تجھے بیگانہ سمجھتا ہون اور تو بھی مجکو با وجود ان خصوصیتون کے کہ جو تجھ سے لاحق ہین اپنے سے بیگانہ خیال کر اور امید

بیت

یک نکتہ بس ست اگر شعور ست		ورنہ چو چراغ پیش کور ست

پس ای فرزند عزیز سن لے کہ اگر اپنے پروردگار کی ذات و صفات پر ایمان راسخ لایا اور اپنے کو اُسکے دسترخوان عام کا وظیفہ خوار پاتا تو پھر کسلیے ارشاد چاہتا ہی اور کس واسطے مرشد کی جستجو کرتا ہی قطعہ

دی شب بچمن بخواب غفلت بودم		آنکہ سحر شد و نہ گشتم ہشیار
ناگاہ خروش بلبلان سحری		رفعت چو بگوش من رسید از گلزار
برخاستم و بخود ملامت کردم		صد حیف کہ من بخواب و مرغان بیدار
زین دست شکستہ بر نیاید کاری		یاران چہ توان شدن مرا آخر کار

(ع) مرغ تسبیح خوان و من خاموش + پس اگر پیر طریقت سے کمال معرفت کی تلاش کرتا ہی تو اُسکی شناخت ربوبیت اور اپنی عبودیت سے زیادہ بندے کو کیا درکار رہی۔ اور اگر راہ مواصلت کی خواہش رکھتا ہی تو بندہ ناچیز کو مواصلت سے کیا کام ہی سہ

بیدم یادش نباشی یک نفس		بندہ خدمتگذارش باش و بس

دیکھ کہ مین نے کہا اُسکی مثال یاد موہبت الٰہی ہی۔ کہ جو روز ازل سے دوستون کے ساغر مین بھر چکے ہین اور وجود اُنکا آب و گل دوستی سے خمیر ہوا ہی تجھے بجز مرشد کامل کے چارہ نہین دیکھتا ہون تاکہ آوارہ

مگر شرم خلائق کی مجبورون کو اکثر ریا کی جانب مائل کرتی ہے

چار من آب است اگر خواہی کنی غسل بدن ۔ قطرۂ زین آب بہر غسل دل کافی بود

موجب مثل ہندی : من چنگا تو کٹھوتی مین گنگا ۔

ردیگر) مکاری اُس شخص کا شیوہ ہے جسکو دنیا و آخرت کی کچھ خبر ہو کیونکہ اگر آمد اور بازگشت اپنی پہچانے تو رد و قبول خلائق کی اُسکے دل پر اثر نہ کرے اور تحسین و ملامت کرنا لوگون کا اُسکے رنج و خوشی کا باعث نہو فضیحت الدنیا اہون من فضیحۃ الآخرۃ ہے

دنیا کی فضیحت رسوائی آخرت و عذاب سے بہتر ہا ۱۲

اگرچہ در جہان صد یار داری ۔ چہ شد آخر بیک کس کار داری

مکار اگرچہ دنیا مین عزت سے گذران کرتا ہے مگر عاقبت مین رسوا ہوتا ہے اور طاعت اُسکی عین گناہ ہے نظم

طاعت کہ برائے خلق کردی ۔ بدنامی کہنہ دلق کردی
حقا کہ معاصی بگنہ گار ۔ بہتر ز عبادت ریاکار

بیت

لیتا ہے فقیر شیخ یہ دھوکا نہ کھائیو ۔ اس مکر چاندنی پہ نہ کرنا گمان صبح

ردیگر) متعصب کو ارشاد مرشد کامل کا ایک سر و د ہے اور ناد ان کے ہے مثل ختم اللہ علیٰ قلوبہم وعلیٰ سمعہم وعلیٰ ابصارہم غشاوۃ

لہ مہر کی خدا نے انکے دلون پر اور انکے کانون پر اور انکی آنکھون پر غفلت کے پردے پڑے ہیں ۱۲

(وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ)[1] **نظم**

ای لعل درون تودۂ خاک	هم زهر خودی و هم تو تریاک
نوشیروان و غول راه دیشی	شیطان خودی چو نیک بینی
خود تیر خدنگی و نشانه	صیاد خودی درین زمانه

(اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ)[2]

(دیگر) عارف درد و رنج پر خوشی منایا کرتا ہی جیسا کہ عام لوگ خزانہ حاصل ہونے پر مبارکبادی کے خواہان رہتے ہین (دانندہ و شناسندہ ۱۲) **نظم**

زہر غم دوست جز شکر نیست	این تیر نصیب ہر جگر نیست
بد گوید آن حبیب جانی	شیرین بود آنچہ تلخ دانی

(دیگر) شرم ایک پانی ہی جو گرد غم کو دامن معصیت سے دھو ڈالتا ہی اور جامہ نفس کو پاک کرتا ہی اور یہ دو طرح پر ہی (اول) شرم خلائق کی جسکی ترقی شرایعت سے ہوتی ہی اور یہ کام مجوبون کا ہی (دوم) شرم خالق کی وہ فکر سے پیدا ہوتی ہی اور یہ کام مقربون کا ہی (وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ)[3]

---

[1] جو شخص شکر کرتا ہی پس جز این نیست کہ وہ شکر کرتا ہی اپنے نفس کے لیے اور جس شخص نے [illegible] نعمت کیا پس تحقیق کہ اللہ بے پرواہ و ستودہ صفات ۱۲

[2] تحقیق کہ خدا ظلم نمیکند [illegible] انسان ہیچ و لیکن انسان بر نفسہای خود ظالم اند ۱۲

[3] اور بیچ اپنے نفسون [illegible] نہیں دیکھتے ہو ۱۲

ہوشیار رہ تاکہ کشتی تباہی مین نہ آئے اور تو مچھلیون کی خوراک نہ بنجائے ع

باد مراد نے مری کشتی تباہ کی نظم

درین گرداب کار ناخدا نیست	امید ما بجز فضل خدا نیست
درین کشتی متاع دین و دنیاست	چو برگردد بما حال طالع ماست

(دیگر) طالب کو راستبازی درکار ہے راہ طلب مین جبتک کہ صادق نہ رہیگا زمرہ محبون مین شمار نہوگا اور اُسکے تین علامات ہین جو کہے وہ کرے جو دکھائے وہ رکھے جس جگہ سے آواز دے موجود رہے ۵

ازان در بوستان بلبلے نیست	کہ غیر از شاخ سرو آنجا گلے نیست

(دیگر) انسان اپنا کام اگر تدبیر کے ساتھ موافق ہوتا ہے تو اپنی صداقت راست پر تحسین کرتا ہے اور اگر مخالف ہو تو تقدیر کا حوالہ دیتا ہے نظم

نکار او نشاید و بسم بد کرد	بدی را با یدم نسبت بخود کرد
ہمہ تقصیر نیست ای مرد دانا	مگر نشنیدہ ربنا ظلمنا سلہ

بیت

گناہ گرچہ نبود اختیار ما حافظ	تو در طریق ادب کوش و گو گناہ من است

شرط بندگی کی یہ ہے کہ اگر تو کنوئین مین گر پڑے تو اپنی آنکھون کو ملامت کر اور اگر بلند مرتبہ پر پہونچ گیا ہو تو شکر نعمت اُس کا بجا لا۔

اے پروردگار ۱۲

سلہ اشارہ بآیۂ کریمہ ربنا ظلمنا انفسنا فاغفرلنا ذنوبنا وکفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار ۱۲

(دیگر) عاقل جب اپنے دتوانا کے حقوق پہ غور کرتا ہی اور کسیقدر گوش شنوا اور
چشم بینا اور دل دانا دیکھتا ہی تو اُسکے امر ونہی کو اپنے حق مین احسان عظیم جانتا
ہی (لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا) اور جب اُنکے ادا کرنے مین اپنے کو سست
اور ناقص پاتا ہی تو اپنے اُسکے خوان نعمت سے کھانا حرام جانتا ہی (الم یک
نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی ثُمَّ کَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰی) رباعی

ای آنکه خوری وظیفه از خوان خدا	صد حیف که سرکشی ابغرمان خدا
زین پیش چه بودی و چه هستی امروز	بر باد دده حقوق و احسان خدا

پس جس شخص کا دیدۂ انصاف کھلا ہوا ہی زندگی اُسکی تلخ ہو جاتی ہی اور
شرمندگی کے دروازے اُسپر کھل جاتے ہین بیت

واصل نشد از وجود سود سے	رغبت چه شدی اگر نبودے

نظم

یا رب بگناه خویشتن منفعلم	در پیش تو چشم چون کشایم خجلم
جز عفو چه یکنی بحال رغبت	آخر تو توی و من همان آب و گلم

(دیگر) وجود آدمی کا شل کشتی کے ہی اور دل اُسکا ناخدا (ملاح ۱۲) دور بین عقل
کی مدد سے کشتی چوبی (مراد جسم ۱۲) ہوا سے (ای ہوا وہوس ۱۲) چلتی ہی۔ اور یہ کشتی ہوا سے غرق ہو جاتی ہی

ا نہین تکلیف دیتا ہی اللہ ہر نفس کو مگر اُسقدر کہ اُسکی گنجائش ہو ۱۲

۲ آیا نہین تھا نطفہ منی سے پیدا کیا گیا پھر تھا وہ خون بستہ پھر پیدا کیا پھر پرورش کیا ۱۲

سیکڑون تا نالے ابی ہوے اس منزل سے | گرد اوڑتی کبھی دیکھی نہ سنی بانگ ذرا
ہو ملاقات تو یہ اہل فنا سے پوچھین | اے مقیمان عدم حال کہو کیا گذرا

یہ طریقہ دنیاداروں کا ہی (دوم) محبت دین کی کہ جسکا نفع بہشت ہی

رباعی

رغبت بخیال آنکہ بدلش خواہی | وردا کہ کنی نماز و بدلش خواہی
آن بہ کہ گنہ کنی بدر روز حساب | شرمندہ روی بہ پیش وفضلش خواہی

یہ کام عابدوں کا ہی (سوم) محبت اللہ جل شانہ کی۔ کہ جو مایۂ خوشی اور ثمرہ بخشنے والی ہیغمی کی ہے ؎

این بادۂ جام اہل دردست | این بیشہ مقام شیر مردست
پروانہ بعشق شمع جان داد | زنہار بکس نمیتوان داد

یہ کام آزادوں کا ہی (لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ) پس اگر بیغمی چاہتا ہی تو ایسے محبوب کی جستجو کر کہ جسکی ہلاکت غیر ممکن ہو تا کہ تجھے غم نہ حاصل ہو ؎

خوشتر بجہان ز بیغمی نیست | دردا کہ ہیچ آدمی نیست

طالب کے بھی یہی تین درجے ہین۔ اور وہ بغیر محبت کے حاصل نہین ہوتے ہین۔

لہ نہین ہی خوف اُنپر نہ وہ غمگین ہوتے ہین جو کچھ تجکو پہونچے نیکی سے کیوجہ سے پس وہ خدا کیطرف سے ہی

دین و دولت دونون حاصل ہین اور جب وہ آگ بھڑک جائے تو آبرو اپنی رکھنی مشکل ہی۔ (اَلْعِشْقُ نَارٌ یُحْرِقُ مَاسِوَے اللّٰہِ) عشق کچھ
عشق آتش ست کہ می سوزد ہمہ را کہ سوای خدا ست ۱۲
کھیل نہین اے دل آرام طالب ہو یہ لکھنا تھا تجھے وہ کام جو آسان ہوتا+

ڈوہرہ

نا ہو مو کہو تیرا مرن مت پیچھو ا رے + + + ہا بہتر ہو ہین جہ پاسے تو کھاسے
یعنی تیرہ ہونا کہ عشق ... بہتر یعنی ... ظاہری ... زدہ ... اسوای اللہ ... نیست و نابود کن
(وَالْعِشْقُ نَارٌ نُورِی یاتی قلب لِیَحْتَرِقَ مَاکَانَ لاَیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ
عشق آتش نوری ست در ہر قلب کہ آید گل شد ... باقی نمیدارد دران ... سواے محبت
وَالْاِکْرَامِ) حتے کہ وہ آگ اپنی آگ سے جلا دیتی ہی مثنوی
خدا تعالی کی ۱۲

عشق سوزان آتش و عاشق خسی ست	عاشقی کردن نہ کار ہر کسے ست
کاہ خشک ۱۲	
عشق در ہر دل کہ آتش بر فروخت	خاک کرد او را و پس خود ہم بسوختہ

بیت

لازم ہی سوز عشق کا شعلہ عیان نہو	جل بجھیے اسطرح سے کہ مطلق دہوان نہو

(دیگر) محبت تین قسم کی ہی۔ (اول) محبت دنیا کی کہ جسکا انجام حسرت ہی نظم
افسوس ۱۲

اسکندر و کیقباد و جمشید	رفتند بصد ہزار امید
بار علم آخرت بسر برد	آنکس کہ بفکر گاہ خر مرد

یہ چند اشعار بے ثباتی دنیا پر دال اور حسب حال ہین اشعار

تخت جمشید و خط جام ہوا نقش فنا	نہ سکندر رہی نہ آئینہ حیرت افزا
نفس باد سحر سے یہ صدا آتی ہی	کہ سلیمان کا بر باد ہوا تخت ہوا

آلاے بے اندازہ مین اور وہ موثر محبت ہی - آیہ کریمہ - (اَلَّذِیْ جَعَلَ
اسی رسانندہ ۱۲ وہ خدا کہ جسنے
لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ
کردیا تمہارے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو بنیاد اور نازل کیا آسمان سے پانی پس نکالا اسکے سبب سے بعض میوے
رِزْقًا لَّكُمْ) (سوم) تفکر واجب اور وہ بیچ طرح پر ہی - (۱) اپنے افعال مین
تمہارے لیے ۱۲
اور وہ سبب تعظیم وتکریم اُسکے فرمان عالیشان کا ہی (اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا)
اور تحقیق کہ وہ ہی تحقیق ظالم جاہل
تفکر اپنے عیوب مین - اور وہ مصدر شرم ہی - کما قال اللہ تعالی جل شانہ
وعم نوالہ (اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا)
تحقیق آدمی پیدا کیا گیا ہی بے صبر جب پہنچتی ہی اسکو برائی گھبرا جاتا ہی اور جب پہنچتی ہی اسکو بھلائی بخیل ہو جاتا ہے
تفکر عرض نامہ اعمال او رملاحظہ صحیفہ افعال مین - اور وہ منشاء بیم ہی (اِنَّ اللّٰهَ
تحقیق کہ اللہ ۱۲
عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ)
دل کی بات کو خوب جانتا ہی ۱۲
(دیگر) مردم طول امل کو تدبیر خیال کرتے ہین اور تدبیر کو تقریر مین ڈالتے ہین کسری
اسی کثرت توجہ تخییل دنیا ۱۲
کو تعمیر ایوان سے کیا حاصل تھا اور افلاطون کو تقریر فلکیات سے کیا فائدہ تھا (نظم)

بیخبران تخم امل کاشتند		آخر ازان کشت چہ برداشتند
رخت عمل بند کہ تاجر شدی		آمدی و باز مسافر شدی

ای فرزند دلپذیر تدبیر یہ ہی کہ تو رضاے حق تعالی مین کوشش کرتا کہ
خجالت کا برقع نہ اوڑھے - (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ)
راضی ہوا اللہ انسے اور راضی ہوے وہ اس سے ۱۲
(دیگر) آتش عشق جب دل مین شعلہ افروز ہو تو قریب ہی کہ خرمن عقل کو جلادے

عشق اخگر و پنبہ زار ہوش است	۵	ہمراہی آن نہ کار موش ست

پس اگر اطمینان کا پانی اُسپر چھڑکا جاوے اور آتش کاروانی مشتعل ہو تو

رباعی

ہیہات ز غفلت نہادہ دامی بردوش	از بہر شکار ماکسان بیہوش
ای وای برین شہ روز دانی ما	او در پئے ما و ما بخواب خرگوش

اُس شخص کے حال پر نہایت افسوس ہوتا ہی جسنے زندگانی کو شیرین اور مرگ کو تلخ کیا۔ اور کوزۂ شہد کو قطرۂ زہر کے عوض خریدا۔ اَے فرزند عزیز عاقل وہ شخص ہی کہ جو فکر سے بہرہ مند ہوتا ہی (وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ)
(یہ مثالیں بیان کیجاتی ہین واسطے آدمیوں کے شاید کہ وہ فکر کریں ۱۲)
اور وہ تین قسم پر ہی۔ اوّل تفکر حرام اور وہ تین طرح پر ہی۔ تفکر چگونگی ذات حق تعالیٰ و تقدس مین جو مثمر حیرت ہی (لَا تَتَفَكَّرُوا فِي ذَاتِ اللّٰهِ وَتَفَكَّرُوا فِي صِفَاتِ اللّٰهِ)
(فکر نکنید در ذات باریتعالیٰ و فکر کنید در صفات حق تعالیٰ جل جلالہ و عم نوالہ ۱۲)

بر جمال او حساب حیرت است	ہر کسی مست شراب حیرت ست

تفکر انجام کار مین۔ اور حکم مصالح اُسکے۔ جو تخم تہمت کا ہی (اَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا)
(لیکن وہ کشتی سو تھی مساکین کے لیے جو کہ جلاتے تھے دریا مین پس مین نے چاہا کہ اسکو عیب دار کر دون اور تھا پیچھے اُنکے ایک بادشاہ جو کہ ہر کشتی کو جبر سے پکڑ لیتا ۱۲)
تفکر اسرار خلق مین جو خصومت کی جڑ ہی آیۂ کریمہ (لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ)
(تمھارے لیے تمھارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین ۱۲)
(دوم) تفکر مستحب اور وہ بھی تین قسم پر ہی۔ تفکر اُسکے صنائع اور بدائع مین۔ اور وہ مورث حکمت ہی (أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا)
(کیا نہیں دیکھا تمنے کسطرح پیدا کیا خدا نے سات طبق آسمان تلے اوپر ۱۲)
تفکر عجائبات۔ اُسکے بھی اقسام ہین۔ اور وہ جلائے آئینۂ بصیرت ہی آیۂ کریمہ (قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا)
(تحقیق کہ کر دیا اللہ نے ساتھ ہر چیز کے اندازہ ۱۲)
تفکر اُسکے نعمت ہاے تازہ اور

(لہٗ مَا فِی السَّمٰوٰاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ) دولت ہرتی پھرتی چھاؤن ہی عاقل
برای اوست ہر چیز کہ در آسمانہاست و چیز یکہ در زمین ست ۱۲
کو اسپر غرہ کرنا محض فضول ہی اور سراسر نامقبول -

(دیگر) اہل گفتگو میرے اور تیرے کوچہ سے اُسکی منزل تک راستہ
مراد از لقاء یہ یعنی ۱۲
نہین دیتے ہین - اور اہل دل کو وادی جستجو مین سرگردان نہین کرتے
ہین اور پردہ حجاب کا اُسکی آنکھون کے سامنے سے اُٹھا دیتے ہین اور
طمانینت کا تحفہ پیش کرتے ہین (یَا اَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً"
ای نفس آگاہ با کیفیت راہ آرام گرفتہ بطاعت و قربت آی بگیر

مرضیۃً

مثنوی

از مین منزل قریب بسوی خداوند خود راضی و خوش ۱۲

رو در رہ یؤمنون بالغیب
یؤمنون بالغیب بجای لائق برائین نیست ۱۲
برہان مطلب کہ میکنم عیب

این مدرسہ نیست جای آواز
گفتگو و سخن سازی را دسترسی نیست ۱۲
از سینہ بسینہ می رسد راز

پس اگر اطمینان چاہتا ہی تو بریدہ زبانون کی صحبت اختیار کر اور اگر
مراد خاموشان ۱۲
وحشت کی خواہش ہی تو دہن دریدہ لوگون کی باتین سُن - رباعی
مراد یاوہ گویان ۱۲

ای شیخ مسافر رہ حق می طلبی
ای بہ بیہودہ رسہ کار
تا چند نشستہ بدرس عربی
تا بنشینی - و چند بمعنے مدت ۱۲

دیوانۂ ما بہ کنگرہ عرش رسید
از راہ کمند نالۂ نیم شبی

(دیگر) زندگانی ہرچند تلخ ہی مگر غفلت سے شیرین ہوتی ہی اور موت
اگرچہ شیرین ہی مگر غفلت سے تلخ ہو جاتی ہی (قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ
سیر کرو زمین مین پس دیکھو کیونکر ہوا انجام کار
کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُجْرِمِیْنَ) نظم
گناہگارون کا ۱۲

غفلت بجہان اگر نمی شد
از عمر دمے بسر نمی شد

طرح پر ہی غرور علم جو رہبر دوزخ کبر ہی ہے

مولوی گشتی و آگہ نیستی	خود کجا و از کجا و کیستی (خود را فکر کن کہ کجائی ۱۲)
از خود آگہ چون نئی ای بے شعور	پس نباید بر جبین علمت غرور

دا العلم حجاب الاکبر اُنکی شان مین آیا ہی۔ غرور۔ قوت یہ بہائم کا خاصہ ہے
(علم پردہ ایست بسیار کلان ۱۲)

آدمیت مشکل ست ای آدمی	چون برین زور آوری یا بے غمی
آدمیت لحم و شحم و پوست نیست	آدمیت جز رضای دوست نیست
آدمیت گر بقوت می شدی	گاؤ خر از آدمی بہتر بدی

بیت

آدمی را آدمیت لازم ست	عود را گر بو نباشد ہیزم است

غرور حسن۔ جو سایہ ابر سے زیادہ نہین ہے

سبزہ خط گلستان عذار	خوش بود اما چو گل ناپائدار
چون قرار رنگ گل جاوید نیست	پس ترا زین بوستان امید چیست

غرور دولت۔ جو نشۂ شراب خودپرستی اور شعلۂ شمع افزونستی ہی۔ اسکو غرور اعظم کہتے ہین۔ فرعون اسی غرقاب (تکبر ۱۲) کے دریا مین غرق ہوکر ہلاک ہوا۔ اور نمرود اسی آگ کے دھوین سے جل بھنکر خاک ہوگیا ہے

گمان مبر کہ زر و سیم دادہ اند ترا	ودیعتی است کہ داری بدست روزی چند (امانت ۱۲)
چہ سود گر بشوی غرہ بر متاع کسے (نازان ۱۲)	چو موش بر سر دکان روستا خورسند (بقال ۱۲)

زبان در ذکر و دل در فکر خانہ	وله	چہ حاصل زین نماز پنجگانہ
چہ شد گر مصحفم در پیش باشد		چو دل در فکر گاؤ و میش باشد

(دیگر) زندگانی مایۂ شادمانی ہی اور گرداب پریشانی۔ اور وہ تین طرح پر ہی (اول) زندگانی خوف کی ہی جو راہ مرگ کو خس و خار الم سے پاک کرتی ہی آیۂ کریمہ (ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ) (دوم) زندگانی امید کی ہی جو نفس کے مرکب کو سفر مین مستعد اور مشغول رکھتی ہی (سوم) زندگانی دوستی کی ہی جو باعث آزادی اور رحیل دینے والی خوشی کی ہی خوشدل وہی ہی جسنے اس آب حیات سے ایک قطرہ چکھا۔ اور خلق سے دور ہوکر حق سے نزدیک رہا جسمین جز انہین ہی وہ گرداب پریشانی ہی ؎

گر نباشد زندگی در بندگی		مردنت بہتر ازین بد زندگی

جس شخص کو انمین سے ایک بھی نہین ہی اُسکے لیے موت آسایش اور زندگی اُسکے نزدیک آلایش ہی۔ پس جو نفس کہ اُسکی یاد مین معمور رہتی وہ مایۂ سرور اور لمعۂ نور ہی ورنہ شعلۂ تنور ؎

یکدم یاد ملک ذوالجلال		خوشتر بود از عمر صد و بست سال

(دیگر) غرور دنیا کے دو اسباب ہین (اول) شرافت نسب۔ وہ استخوان فروشی ہی۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَا فَاطِمَةُ لَا تَغُرَّنَّكِ اَنَّكِ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِعْمَلِيْ اِعْمَلِيْ (دوم) امتیاز حسب۔ وہ جاہ

مین شمار کرے اور خداے تعالے پر احسان نہ رکھے قطعہ

ای بندہ چو بندگی نکردی	از بندگیست کہ کار دارد
چون او تو دگر خدا نداری	او بہ ز تو صد ہزار دارد

اور وہ تین قسم پر ہی (اول) توبہ مطیع - اور وہ زیادہ دیکھنا طاعت کا ہی (دوم) توبہ معاصی اور وہ تھوڑا دیکھنا گناہ کا ہی (سوم) توبہ عارف اور وہ اپنے حال کا اندازہ کرنا ہی - اور ادا کرنا شرط بندگی کا - آیہ کریمہ

(وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا)

پیدا کیا گیا انسان عاجز ۱۲

(دیگر) مسجد مقام نماز کا ہی اور دل محل نیاز کا ہے دل بدست آور کہ حج اکبرست ٭ از ہزاران کعبہ یک دل بہترست ٭ وہ جگہ خرقہ پوشون کی ہی اور یہ بزم می نوشون کی - وہ جاے امامت ہی اور یہ کنج ملامت - وہ مقام سجود ہی اور یہ جاے شہود - وہ مقام رکوع ہی اور یہ جاے خضوع مصرعہ

مراد از عاشقان حق ۱۲ — [illegible] ۱۲ — [illegible] ۱۲

نماز کن اگرت در نیاز باشد دل بیت

نماز عاشقان ترک وجودست واصلان حق ۱۲	نماز جاہلان سجدہ سجودست [illegible] ظاہر پرستان ۱۲

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ) ای فرزند

نیست نماز مگر حاضر شدن قلب ۱۲

پسند خداے تعالی یہ ہی کہ عاجزی سے نماز ادا کرے - اگر قضا ہو جائے تو پھر نیاز سے ادا کرے بیت

سبحہ بر کف توبہ بر لب دل پر از ذوق گناہ حلاوت ۱۲	معصیت را خندہ می آید ز استغفار ما

چشم بصیرت ایسی کھول جو (ہمہ اوست) نظر آئے - آیۂ کریمہ (فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ) سے دل کے آئینے مین ہے تصویر یار ہ جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی نظم

(پس جا کہ رو آرکنید پس آنجا رو ی خداست ۱۲)

عارف حق شناس را باید	کہ بہر سو کہ دیدہ بکشاید
بیند آنجا جمال حق پیدا	نگسلد از جمال حق قطعا (دور نشود ۱۲)
چشم دل را کار فرما سوے دوست	خویشتن را ہم مبین جز ذات دوست
چند باشی در نقاب اعتبار (مراد از ما سوای غیر حق ہیچ ۱۲)	این صدف را بشکن و گوہر برآر
گر بخود بینی ببینی پوست را	ور نہ خود بینی ببینی دوست را (ای خود را گم کنی ۱۲)

ایضاً

در خلوت دل نشستہ میکن سفری	شاید کہ فتد بہ شہر دل ہم گذرے
رغبت اگرت ہوائی جانان باشد	از دیدۂ دل بروی دل کن نظری

(دیگر) دل ایک دریا ہے کہ جسکا پانی خون - اسکا ہر قطرہ ایک دریاسے زخار ہے مثل جیحون کے موجزن - بیش قیمت موتی اُس دریا کے سوا حاصل نہین ہو سکتے - اگر تو اہل درد ہے تو رو یا کر اور اگر سایہ پرور ہے تو چھوڑ دے - نظم

قطرۂ دریاے دل جیحون بود	این پر از آب ست و آن از خون بود
تشنۂ آب محبت خون خورد	آنکہ آبش قوت باشد چون خورد (ازین ہمہ یک ...۱۲)

(دیگر) گناہون سے توبہ کرنا اُسوقت سزاوار ہے جبکہ اپنے کو پرہیزگار دن

اور معرفت حق کا اناج اُسمین ڈالین اور دامن شوق کی ہوا سے مشتعل کرین
پھر اُسمین شریعت کا مصالح آمیز کرکے سرپوش طمانینت کا اُسپر رکھین تاکہ وہ
اُبل نہ پڑے اور بوا سکی بیہودہ لوگون کے دماغ تک نہ پہونچے پس بھوک
کی حرارت کو اس غذا سے بجھائین **نظم** ساقی عشق جام جانست * این
بادہ نصیب عاشقانست * خوش نشہ ارد این چنین نوش * مستان دانند
قدر این نوش * این بادہ بجان ز ہندستان * گر اہل دلی تو نیز بستان * اس
باعث سے وہ پراگندہ نہین ہوتے۔ اور مستغنی رہتے ہین۔ کیونکہ اسباب
غذا کے فراہم کرنے مین جو کمیدہ ہر تشبیب ہی غیر کے محتاج نہین رہتے **نظم**

دو دیدہ ابر ہمین جو ہم کلانیست		ابر کجا کہ تشنم بہار خویشتنم

(دیگر) دنیا بمنزلہ گلزار کے ہی اور ہم لوگ مثل بلبل زار کے بلبلین جب
خزان کو دیکھتی ہین تو بوستان سے دور رہتی ہین مگر ہماری بوالہوسی
دیکھو کہ رنگ چمن سے اُٹھ جاتا ہی مگر دل مکدر نہین ہوتا

نہ بلبل کو اعتبار ہی کس بات پر چمن ہوس رنگ و بو کرین

ما جملہ مسافران این رہگذریم		رخصت نجوئیم
یاران ہمہ آمدند و رفتند ہنوز		مانہ آمد و رفتہ بیخبریم

(دیگر) ظاہر مین ہر آدمی پوست ہی اور باطن مین دوست جو ظاہر کو دیکھیگا
پوست دیکھے گا۔ اور اگر باطن کی طرف متوجہ ہوگا تو دوست نظر آئیگا پس

کسی شیطانی ڈاکوؤں اور نفسانی رہزنوں کا رعایاے ظاہر و باطن کے قوا پر ظلم و جبر نہونے پائے اور نقود عرفانی کے حاصل کرنے میں تخلل واقع نہو نظم

دشمن ہمہ وقت در کمین ست	غفلت نہ شعار دوربین ست
گستاخ مکن تو نفس بد را	گو سالۂ شیر ہست خود را (بچہ گاؤ وغیرہ ۱۲)
گر نفس بخواہد از تو گلقند	خاکش بدہی تو لقمۂ چند

یقین باور کیجیے کہ دفتر کے دفتر اس ملک کے سوانحات کے کراماً کاتبین کے ذریعہ سے ہر لمحہ و ہر لحظہ عرض معلّٰی میں پہونچتے رہتے ہیں اِنَّ عَلَیْکُمْ لَحَافِظِیْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ (تحقیق کہ تم پر اعمال کے حافظ ہیں کرام کاتبین وہ جانتے ہیں جو کچھ کہ تم کرتے ہو ۱۲) اگر احیاناً بادۂ ہوش ربائے غفلت کے سرور میں جو غرور ریاست کا ہے کوئی فتنہ اُسکے مداخل میں برپا ہو اور کوئی خیانت خزائن امانت میں واقع ہو تو حتماً کہ روز جزا کی عدالت میں مستوفی قضا کے روبرو خجالت حاصل ہوگی اور بجرم عدول حکمی غضب سلطانی میں گرفتار رہو گا د آنرا کہ حساب پاک ست از محاسبہ چہ باک ہ آیۂ کریمہ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا کِتَابِیَهْ (پس جو کوئی دیا گیا عملنامہ اپنا بیچ دہنے ہاتھ اپنے کے پس کہیگا لو پڑھو عملنامہ میرا ۱۲) ابیات

خواجہ ما کار و بار خویشتن فرمودہ است	ما بجریان رہنمای دشمنش دل دادہ ایم
بنگرید امروز دوستان رسوائی فہمید ما	با کہ نزدیکی شدیم و از کہ دور افتادہ ایم

(دیگر) اہل ظاہر کی غذا پلاؤ ہے اہل معنی ہر اور اہل معنی کی بلا غذا سے اہل ظاہر (سیاب تحقیقات دنیوی ۱۲) تو وہ برنج سے ہوتا ہے اور یہ رنج سے کہ دل کی دیگ کو آتش عشق پر کہیں (جلانا ۱۲)

شعلہ فانوس تک پہونچے بمصداق اِس شعر کے ؎ کسکی نیرنگی یہ برق خاطر مانوس ہو * جو شرر دل سے اُٹھا ایک شعلہ فانوس ہو * ابیات

اگر صاحبدلی در دل گذر کن	بچشم دل بروے دل نظر کن
ببین دل را چہ روشن پاک [illegible]	[illegible] آن کو کان خمیر از پاک دارد
بیا بنشین بخلوتخانۂ دل	مقام حق بود کاشانۂ دل
دلست آئینہ [illegible] دارد	نباید آب و گل چنین کار

رمی بابذ شنید[1] سلطان حقیقی اور شہنشاہ حقیقی نے ملک تن کے حاکم کو لشکر حواس سے [illegible] واسطے اصلاح ملک دل اور انتظام عالم آب و گل کے لیے اِس لشکر پر قابض و متصرف کیا تاکہ اُسکے ہر ایک سپاہی سے جو اُسکے تابع فرمان ہیں جس کام کو چاہے دہ [illegible] بہ [illegible] کو ان خیر فخیر آو [illegible] شرفو شرآم پس لازم ہی کہ بموجب فرمان عالیشان الٰہی کے جس سے نتائج نامتناہی پیدا ہوتے ہین اُس ملک کے حفظ و حراست مین جد و جہد کرین اور اُس لشکر کے مبارزوان اور اُس فوج کے سپہ سالارون مین سے ہر ایک کو علیحدہ کام پر مقرر کرکے کسب ریاضت کے حصول مین سعی بلیغ کرتے رہین تاکہ

---

[1] اِس کتاب مین ہر مضمون کے اختتام پر رمی بابذ شنیدم لکھا ہوا ہی اِس اُردو ترجمہ مین اِس لفظ کو بعینہ ہر جگہ درج کرنا اور اُسکے معنی لکھنا بہتر معلوم ہوا اِسلیے بجاے رمی بابذ شنید کے جا بجا لفظ (دیگر) لکھنا پسند کیا ۱۲ مترجم

ترجمۂ دیباچۂ مصنف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد سید المرسلین وآلہ المعصومین و اصحابہ
الطاہرین۔ اما بعد دانہ چین خرمن درویشان اور بندۂ کمترین زمرۂ صفاکیشان
محمد علی [illegible] ابن عتیق اللہ خان الحسینی الواسطی تغمدہ اللہ بالغفران
پوشیدہ کرے اللہ تعالیٰ ان کے گناہ بخشش سے ۱۲
یہ [illegible] بنا بر خاطر عزیز فرزند میر صاحب دل کے لکھکر اسکا نام
[illegible] رکھا [illegible] ہاتھ آئے اور توفیق یاوری کرے تو کبھی کبھی ہر صبح وشام
اس [illegible] مطالعہ کیا کریں اور دل دور بین کی امداد سے اسپر
غور [illegible] خرمن سوز [illegible] شمع محفل عبرت اہی نظم
مراد کتاب ۱۲

چشمہ [illegible] بجو البست		در دست چہ شد اگر کتاب ست

اگر بنظر [illegible] سمجھا جاسے تو اس شمع کے شعلہ سے ایک لمعہ کافی ہی۔ چاہیے کہ حسب
مراد کتاب ۱۲ یعنی جیسے ۱۲
حاجت اس سے اخذ کرلے اور ایک قدم بھی اُسکی تعمیل سے باہر نہ رکھے بیت

نہوش یارا ہمیشہ رہ بر سنگہاست		یک قدم زین رہگذر فرسنگہاست

مراد ہوائے نفسانی ۱۲
مبادا کوئی [illegible] اِس خرمن سے انجمن تک آوے اور اس سے کوئی
مراد دل ۱۲ مراد خواہش نفسانی ۱۲
نقصان [illegible] اور رنجیدہ ہونا اور اس مقام پر اِس رسالے کی صفت اس اعتبار پر ہی۔
کہ جسوقت عقلمند اور دور اندیش اِس رسالے کے مضامین سے متنبہ ہوجاتا ہو لاعلاج تضییع اوقات
[illegible] کسب اعمال حسنہ سے متفکر اور ملول ہوجاتا ہو۔ مترجم

فریاد دلا کہ غمگساران رفتند	سیمین بدنان و گلعذاران رفتند
چون بوی گل آمدند بر باد سوار	در خاک چو قطرہ ہاے باران رفتند

پس مین نے بجز تالیف و تصنیف کے اور کوئی معتبر ذریعہ اور زبردست وسیلہ ایسا نہین پایا جو صفحۂ دہر پر یادگار باقی رہے نظم

بنام نکو گر بمیرد مرد رواست	مرا نام باید کہ تن مرگ راست
چو جان آخر از تن ضرورت رود	ہمان بہ کہ بارے بعزت رود
سرانجام گیتی ہمین ست و بس	کہ نامے پس از مرگ ماند ز کس

(التجا) اب مین اپنا قطع کلام کر کے آپ صاحبون سے امید رکھتا ہون کہ یہ تصوف و اخلاق کی کتاب [illegible] جسکے دقیق مضامین بغیر رہبر کامل اور ہادی مراحل کے سمجھنا مشکل ہی بمصداق اِسکے (شعر)

سالک نرسد بی مدد پیر بجائے	بے زور کمان رہ نبرد تیر بجائے

تاہم مین نے حتی الوسع غور و تامل کے ساتھ ترجمہ کیا ہی مگر کسی نے کیا خوب کہا ہی (جیسا آپ سمجھنا آسان ہی ویسا دوسرون کو سمجھانا آسان نہین ہی ع
مین نہ سمجھون تو بھلا کیا کوئی سمجھائے مجھے + پس اگر مین میرے سمجھنے مین کوتاہی ہوئی ہو و یا آپ کے سمجھانے مین کوئی فروگذاشت ہوگئی ہو تو معاف فرمائینگے - بلکہ ناگوارِ خاطر نہو تو مجھے اطلاع دینگے تاکہ مین شکریہ کے ساتھ اڈیشن دوم کے وقت تصحیح کرسکون فقط ملتمس راجیسور راؤ - اصغر محررہ محرم [illegible]

(اطلاع) دو ایک سال سے جو مین نے سلسلہ تراجم و تصانیف کا مسلسل
جاری رکھا ہی حاشا کہ اس سے اپنی علمی لیاقت کے اظہار کا آپ صاحبون
پر منشا نہین ہی بلکہ یہ آرزو ہی کہ میرے بعد کوئی چیز دنیا مین یادگار باقی
رہے۔ چونکہ یہ دنیا ے دون مثل حباب کے ہی جسمین کسیکو بقا نہین لفحوای
شعر غرض نقشی ست کز ما یادماند + کہ ہستی را نمی بینم بقائی + اس سپنجی سرا
مین کیسے کیسے جلیل القدر اور عظیم الشان امرا سے کبار نازک بدن سیمین تن جو
اپنی شان و شوکت سے کسی وقت رونق دہ عالم تھے اور خفیف سی گرد
اور ادنی سا داغ اُنکے موجب کلفت اور کدورت کا ہوتا تھا اب دیکھیے
لاکھون من مٹی کے نیچے دبے پڑے ہین ۵ روز پوشاک جو بدلتے تھے +
عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے + گردش چرخ سے ہلاک ہوئے + استخوان تک بھی
اُنکے خاک ہوئے + بڑے بڑے بادشاہان نامدار۔ راجہاے ذوی الاقتدار
تاجران عالیوقار۔ دلاوران میدان کارزار۔ مدبران ملک گیر و مشیران
با تدبیر ایک ہی چادر خاک سے منھ چھپائے ہوئے پڑے ہین نہ کسیکی
عظمت و شوکت کام آتی ہی اور نہ دولت و حشمت جلوہ دکھاتی ہی ۵

دنیا خوابیست کز عدم تعبیر ست		صید اجل ست گر جوان و پیر ست
ہم روی زمین ست و ہم پشت زمین		این هفتوا خاک ہر دو رو تعویست

رباعی

نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ مگیر | ہر انچہ ناصح دلسوز گویدت بپذیر

(دیباچہ منجانب مترجم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۲۰۸ | نظم

کرا طاقت حمد خوانی اوست | کرا علم اوصاف دانی اوست
لسانرا مجال طلاقت کجاست | طلاقت بایں قسم قدرت کجاست
لسان بشر اندریں قاصر ست | بگفت و شنو ذات او قادر ست

شکر ہی پاک پروردگار کا جو میری دلی آرزو برلایا اور مجھے اپنے ارادے میں کامیاب کیا وہ یہ ہو کہ رسالہ گلبن دانش کے عنوان میں وعدہ کر چکا تھا کہ آیندہ کتاب رمی بایدشنید بھی ترجمہ کر کے پیشکش نظر ناظرین باتمکین کرونگا چنانچہ یہ رسالہ الموسوم بہ کشف الاسرار اسی می بایدشنید کا اردو ترجمہ ہو۔

الحمد للہ والمنۃ کہ درین ایام برکت التیام وعظمت انضمام
رسالہ
ترجمہ اردو
مترجمہ
مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوا
اعلان جملہ حقوق بحق مطبع منشی نولکشور لکھنؤ محفوظ ہین